دعوات عبدیت حق — ارشادات حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ

غیر مطبوعہ مواعظ

رمضان المبارک
رحمتوں کا مہینہ

ضبط و ترتیب : ادارۂ الحق

خطبہ ۳ رمضان المبارک ۱۳۶۸ھ کا ایک حصہ

محترم بزرگو ! اللہ جل مجدہٗ کا ہم سب پر بڑا فضل و کرم ہے کہ ہمیں زندگی دی کہ پھر رمضان شریف کی برکات سے فائدہ اٹھا سکیں۔ کئی ہمارے جانے پہچانے احباب پچھلے سال زندہ تھے ان کی عزت، جسم و مال اور دولت ہم سے زیادہ تھی، شکل سے بھی ہم سے اچھے تھے۔ مگر آج ہم میں موجود نہیں، روزانہ اخبارات اور ریڈیو سے ایکسیڈنٹ کی خبریں سنتے ہیں، موٹروں اور بسوں کا تصادم ہوتا ہے۔ تو موٹر کاروں میں کروڑ پتی ولے رؤسا اور ہم سے زیادہ دولتمند ہی بیٹھتے ہوں گے۔ مگر موت نے ان کی رعایت نہ کی اور فنا ہوگئے۔ اور ہم لوگ دنیا کے مفادات تو خوب سمجھتے ہیں۔ کہ جس وقت کسی چیز کا نرخ اونچا ہو جاتے، خریدار بڑھ جائیں تو ہر شخص اس کوشش میں رہتا ہے کہ یہی وقت کمائی اور نفع کا ہے۔ تو رمضان بھی ایسا ہی موسم ہے۔ اور ایک صورت تو آج کل کی ہے کہ ملک بھر میں ہمارے برے اعمال کی وجہ سے قحط اور گرانی ہے۔

برکات ظاہری و معنوی حدیث میں ہے کہ رمضان میں اللہ تعالیٰ مؤمن کا رزق بڑھا دیتا ہے۔ ویزاد فیہ رزق المؤمن۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ رمضان کی پہلی ہی شب شیاطین باندھ دیئے جاتے ہیں۔ مردۃ الجن۔ سرکش جنات قید کر دئے جاتے ہیں اور مشاہدہ میں آتا ہے کہ پہلی ہی شب مسجدیں آباد ہو جاتی ہیں۔ جو لوگ سال بھر مسجد میں نہ آتے ہوں، نہ وعظ سے، نہ بڑوں کے کہنے سے، نہ جمعہ اور عید کے وعظ اور نصیحت سے۔ مگر یکدم رمضان کے آغاز ہی سے ان میں ایک جوش پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ مسجدوں میں آنے لگتے ہیں۔ تو عقلمند سمجھ سکتا ہے۔ کہ حضور مخبر صادق نے پہلے سے خبر دی کہ شیاطین باندھ لئے جاتے ہیں۔ تو جن لوگوں میں کچھ بھی صلاحیت ہو استعداد ہو، ان پر شیطان کا اثر کم ہو جاتا ہے۔ اگر کچھ نہ کچھ رغبت بھی اس ماہ پیدا ہو گئی تو ایک گونہ تسلی ہوئی کہ ہمیں شیطان نے روک دیا۔ مگر جس کو اب بھی فائدہ نہ ہوا اصلاح نہ ہوئی تو

خطرے کا مقام ہے۔

مراقبۂ موت لیٹتے وقت ذرا سوچ لیا کرو کہ آخر قبر میں جانا ہے۔ یہ زندگی آخر ختم ہوگی۔ اگر کل کسی حاکم کے سامنے پیشی ہو تو تمام رات نیند نہیں آتی مگر احکم الحاکمین کے سامنے پیشی کا فکر ہی نہ ہو، عزیز و اقارب کی شرم سے تو چھوٹے سے جہیز۔ ٹے رسم اور رواج کی پابندی کرتے ہیں کہ کہیں ناک نہ کٹ جائے، خوب سمجھتا ہے۔ کہ یہ کام غلط ہے۔ مگر کرتے ہیں۔ کہ فرضی اور مصنوعی رسوائی نہ ہو تو جب قیامت کے دن خدا تعالیٰ تمام مخلوقات اور ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کے سامنے رسوائی ہوگی، اس کا کوئی غم نہ کیا۔ پہلے ہر گھر میں بوڑھے بچے عورتیں صبح تلاوت کرتی تھیں، بچے تہجد کے عادی بنائے جاتے تھے، اب سال بھر تلاوت کا نام نہیں لیا جاتا، اسلام نے اس نعمت سے محرومی سے بچنے کے لئے تراویح اور اس میں قرآن مجید سنانے کا انتظام کر دیا کہ عوام اور جاہل اور پڑھنے والے سب اس نعمتِ قرآن سے محفوظ ہوں۔

مؤاسات کا سبق رمضان کی دوسری خاصیت یہ ہے کہ اس میں بندوں کا رزق بڑھ جاتا ہے۔ غریب سے غریب کو اچھا کھانا مل جاتا ہے۔ یہ ہمدردی اور غمخواری (شہر المؤاساۃ) کا مہینہ ہے۔ آج کل غلے کی تکلیف ہے۔ مسلمانوں کو رمضان ہمدردی کا سبق دیتا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا: لیس المؤمن الذی یشبع وجارہ جائعٌ الی جنبہ۔ وہ شخص مومن نہیں جو پیٹ بھر کر کھائے اور اس کا پڑوسی بھوکا ہو۔

قحط کے اسباب یہ قحط برے اعمال ہی کا نتیجہ ہے۔ برے نتائج سامنے آرہے ہیں۔ آج کل زمیندار بھی قلتِ غلہ کے شکار ہیں کہ تمام کے تمام تمباکو بوتے ہیں، دنیاوی اسباب کے ساتھ مسبب الاسباب پر نظر رکھنی چاہیئے۔ آپ ٹیوب ویل لگا بھی دیں تو کنوئیں میں پانی کون پیدا کرے گا۔ تمہارے اعمال کا وبال ہے۔ اور یہ اسکا آغاز ہے۔ واللہ اعلم اس کا نتیجہ کیا نکلے گا۔ حضورِ اقدسؐ کا ارشاد ہے: المحتکر ملعون۔ ذخیرہ اندوزی کرنے والا ملعون ہے۔ ایسے وقت میں جو آج کل ہے، غلّہ کو روکنا اور چھپانا قابلِ لعنت عمل ہے۔ صحابہؓ کا تو ایسا ایثار تھا کہ خود کو بھوکا رکھ کر دوسروں کو دیدیتے۔ گھر کے خرچ کے برابر اگر کچھ رکھ لیا تو جائز مگر فالتو اشیاء کو نکالکر فروخت کرنا چاہیے جو غلّہ اور اشیاءِ ضرورت کو بیچنے سے روکتا ہے۔ وہ خدا کی رحمت سے دور ہے۔ رمضان نے بھی یہی سبق دیا کہ بھوکوں کا تمہیں احساس ہو جائے۔ اللہ کے محبوب مہینہ رمضان ہم پر آیا کہ خدا کو راضی کریں۔ اگر اس میں اللہ کو راضی کردیں روئیں کہ یا اللہ بارش برسا دے اپنی رحمت کے خزانے کھولدے ہمیں امتحان میں نہ ڈال، بارش بھی نہ ہوں ہم سنگدل بھی بن جائیں بلیک کریں ملاوٹ کریں لوگوں کو ضروری اشیاء نہ دیں تو چوطرفہ عذاب کا شکار ہوں گے۔

افطار و سحر کے مواقع تو رمضان سے فائدہ اٹھائیے، شام کے وقت خدا کے سامنے روئیں افطار

کے وقت، بچوں عورتوں سب کو ذکر میں لگوایا کریں۔ ستر ہزار پردے اللہ جل مجدہٗ اور بندہ کے درمیان افطار کے وقت اٹھا دئے جاتے ہیں۔ دوسرا مبارک وقت سحری کا ہے۔ وبالاسحارھم یستغفرون۔ اللہ کیطرف سے آواز آتی ہے۔ کہ ہے کوئی گنہگار جسے بخشدوں، ہے کوئی رزق مانگنے والا جسے رزق دوں۔ ہے کوئی بیمار جسے صحتیاب کروں۔ سحری کے وقت استغفار کریں کچھ ذکر و تسبیح میں لگے رہو یہ تھوڑا سا وقت صبح کی نماز تک یاد خدا میں مشغول رکھا کرو اور اس وقت کو غنیمت سمجھ لیا کرو۔

۱۶ رمضان ۱۳۸۴ھ / ۲۲ جنوری ۱۹۶۵ء

محترم بھائیو! منادی پکارتا ہے۔ حیّ علی الصلوٰۃ۔ آئیے نماز کیطرف، تو ہم بہرے ہوجاتے ہیں خدا کا حکم ہے کہ روزہ رکھو تو ہم بیمار اور معذور بن جاتے ہیں۔ یہ تو ٹھگی ہے۔ اور مکر کی دوستی ہے۔ جیسے ہماری بظاہر دوستی اور دل میں جڑیں کاٹنے کے درپے ہوتے ہیں۔

ظاہر و باطن کا فرق ایک قوم کی تباہی کی یہی نشانی ہے۔ کہ بظاہر دعوٰی تو اطاعت خدا و رسول ہو اور باطن میں خواہش کی اطاعت کرتی ہو۔ قرآن مجید میں ایک معزز قوم بنی اسرائیل کی تباہی کا ذکر ہے۔ جو پیغمبروں کی اولاد تھے ان میں بادشاہ اور علماء بھی تھے۔ وفضلۃ علی العالمین۔ دنیا پر ان کو فضیلت دی گئی تھی زبان سے مسلمان تھے مگر دل میں اسلام کی دشمنی، جیسے ووٹوں کے وقت سب مسلمان اسلام کے علمبردار بن جاتے ہیں۔

ومن الناس من یقول آمنا باللہ وبالیوم الآخر وماھم بمومنین یخٰدعون اللہ۔ (الآیۃ)

بعض لوگ زبان سے اللہ اور یوم آخرت پر ایمان کا دعوٰی کرتے ہیں اور درحقیقت ایسے لوگ مومن نہیں ہوتے۔ اللہ اور اس کے رسول کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں جو درحقیقت اپنے آپ کو دھوکہ دینا ہے۔

جو شخص پانچ وقت نماز نہ پڑھ سکے، حضورؐ کی طرح شکل نہیں، زانی ہے، شرابی ہے، وہ کیسے مسلمان ہے۔ یہ تو اسلام کیساتھ مذاق ہے، شراب پر اسلام کا لیبل لگاؤ کہ اسلامی شربت۔ چھکلے پر اسلام کے تمغے اور لیبل، سینما کے افتتاح کو رسم بسم اللہ کا نام دیتے ہیں۔ ایک تماشا بنا رکھا ہے اسلام سے، بنی اسرائیل کو خدا نے ایسا ذلیل کیا کہ کوئی بندر ہوا کوئی سؤر۔

فبما نقضھم میثاقھم لعنٰھم۔

ان کے عہد و پیمان توڑنے کے سبب ہم نے انہیں ملعون ٹھہرا دیا۔

وعدہ کیا پھر توڑ دیا تو اللہ نے اپنی رحمت سے ہٹا دیا خدا کا کسی کے ساتھ ذاتی تعلق تو ہے نہیں، وہ خالق ہے۔

ہم مخلوق۔

تین افراد کو حضورؐ کی بددعا نبی کریمؐ کے حکم پر صحابہؓ فدا ہوتے تھے۔ خطبہ دینے تشریف لائے تو فرمایا: نزدیک ہو جاؤ، سب ممبر کے قریب ہو گئے۔ حضورؐ نے ممبر کی پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تو فرمایا: آمین۔ دوسری پر قدم رکھا تو پھر فرمایا: آمین۔ اسی طرح تیسری سیڑھی پر بھی آمین کہا۔ یعنی یا اللہ یہ دعا قبول کر۔ صحابہؓ نے یہ نئی بات دیکھی تو وجہ دریافت کی حضورؐ نے فرمایا کہ ممبر پر خطبہ اور وعظ کیلئے بیٹھ رہا تھا۔ تو جبرئیل علیہ السلام نے آکر بددعا دی کہ خدا اس شخص کو ذلیل و خوار کر دے، جس پہ رمضان کا مہینہ آیا اور وہ نہ بخشوایا گیا، اتنی بڑی نعمت سے محروم رہا، جس طرح بے کار دکاندار وہ ہے جو بہت بڑے میلہ میں بھی اپنا مال نہ نکال سکے۔ فرمایا: رغم انفہ۔ اس کے ناک گرد آلود ہو جائے تو حضورؐ نے اس پر آمین کہا۔ تو اب ایسے لوگ حضورؐ کی بددعا سے کب بچ سکتے ہیں۔ اب یہ تباہ ہیں بندروں اور خنزیروں کی شکل میں ان کے باطن مسخ ہو چکے ہیں۔ ان کے سوٹ بوٹ پر نہ جاؤ کہ ایک دن کرسی پر اور گلے میں پھولوں کے ہار ہیں۔ اور دوسرے دن کتوں کی طرح ذلیل ہو جاتے ہیں۔ ان کے پیچھے ڈھول اور باجے بجائے جاتے ہیں۔ کیا یہ عزت ہے۔ دنیا میں رسوا ہو رہے ہیں۔ مگر اپنی بے عزتی پر بے غیرتی کی وجہ سے نہیں سمجھتے، ڈگڈگی پہ خدا انہیں نچا رہا ہے۔ خداوند تعالیٰ علیم اور صابر ہیں۔ فرعون نے ـــ انا ربکم الاعلیٰ۔ کا دعویٰ کیا مدتوں اس کے سر میں درد تک نہ ہوا اور جب وقت آیا تو لاؤ لشکر سمیت غرق ہو گیا۔ تو حضورؐ کی دعا یقیناً قبول ہے۔ اور معزز ترین فرشتہ حضرت جبرئیل کی دعا قبول ہے۔ دوسری دعا پر بھی حضورؐ نے آمین کہا۔ تو فرمایا کہ جبرئیل نے کہا کہ وہ شخص بھی ہلاک ہو جائے جس نے ماں باپ دونوں زندہ ہوں یا ایک کے بڑھاپے کو پا لیا۔ اور یہ شخص ان کو راضی نہ کر سکا حضورؐ نے اس پر بھی آمین کہا، اور ہر بدعملی کی سزا خدا آخرت میں دیتا ہے۔ مگر والدین کی نافرمانی کی سزا دنیا میں بھی ملتی ہے۔

تیسری بات جس پر حضورؐ نے آمین کہا۔ فرمایا کہ جبرئیل نے ایسے شخص کو بددعا دی جس نے مجلس میں میرا (حضورؐ) نام سن لیا اور پھر درود شریف نہ پڑھا تو جو شخص حضورؐ کا تعظیم و احترام کما حقہٗ نہ کرے ان کے نام مبارک کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم نہ پڑھے، حضورؐ کے ذکر کے بعد ہر مسلمان پر خواہ زبان سے خواہ دل سے صلی اللہ علیہ وسلم کہنا واجب ہے۔ ہاں یہ الگ مسئلہ ہے کہ ایک مجلس میں بار بار نام لیا جائے۔ تو ایک دفعہ کافی ہے یا نہیں تو امام طحاویؒ فرماتے ہیں کہ دس دفعہ نام لیا جاوے تو دس دفعہ صلوٰۃ ضروری ہے۔

ہر لمحہ ہر لحظ غنیمت اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ وسارعوا الی مغفرۃ من ربکم وجنۃ عرضھا کعرض السماوات والارض۔ تو جس کو خدا نے کمائی کا ایک وسیع میدان دیا۔ تو اسے تو دوڑنا چاہیئے۔ خدا تو بخشنا چاہتا ہے۔ وسارعوا۔ دوڑ آؤ۔ جلدی کرو سستی مت کرو۔ آج اگر خیر خیرات روزہ اور نماز کی طاقت ہے۔ تو کل پر مت ٹالو، کار خیر میں آج کل نہیں ہوتا۔ دین کے لئے دوڑتے جاؤ، جنت کیلئے جس کی چوڑائی اور

عرض بھی آسمانوں اور زمینوں سے زیادہ ہے۔ ہم دنیا میں کسطرح دن رات ایک کر لیتے ہیں، تب کہیں ایک آدھ کنال زمین مل جاتی ہے۔ تو وہ جنت جس کا عرض بھی ساتوں آسمانوں اور زمینوں سے زیادہ ہے تو اس کے طول کا کیا کہنا ہے۔ اتنے بڑے گھر کیطرف خدا ہمیں بلا رہا ہے۔ تو اس کے لئے تو ایک ایک لمحہ اور لحظہ غنیمت سمجھنا چاہئے جو وقت گذرے اس پہ رونا چاہئے کہ وقت نکل گیا۔ رمضان میں نفل پڑھے تو فرض کا ثواب ہے۔ ایک فرض کا ستر فرضوں کے برابر اجر ہے، ایک جمعہ کا ستر جمعوں کے برابر، ایک روپیہ اللہ کی راہ میں دیا گویا ستر روپے دیدئے۔ لهذا رمضان المبارک میں جس نیکی پر بس چلے تو کئے جاؤ۔ حضورؐ نے فرمایا کہ یہ غمخوارگی کا مہینہ ہے۔ غریب سے غریب بھی رحمتِ الٰہی کے خزانہ سے محروم نہ رہے۔ ایک روزہ دار کا روزہ افطار کرایا اس نے بھی ہمدردی کی خاطر دوسرے کی کسی چیز سے روزہ توڑ دیا۔ دل میں فراخی آئی۔ ہمدردی آئی۔ خداوند تعالیٰ اس کی گردن جہنم سے چھڑا دے گا۔ ہماری گردن گناہوں اور نجاستوں میں جکڑی ہوئی ہے۔ تو حضورؐ نے فرمایا کہ اس کا رقبہ (گردن) خدا آگ سے چھڑا دیتا ہے۔ ایک کھجور کا آدھا حصہ دیا اس سے بھی اتنا اجر ملا۔

ازلی بدقسمت تو ایسے بدقسمت بھی ہیں کہ ایسے وقت میں بھی دین کا کام اس سے نہ ہو سکے۔ خدا کی قسم اس مسجد سے باہر ایسے انسان نما بندر اور خنزیر ہیں کہ خدا نے ان سے نیکی کی طاقتوں کو سلب کر لیا ہے۔ دل آن کے پتھر کی طرح سخت ہیں۔ ختم اللہ علی قلوبہم وعلی سمعھم وعلی ابصارھم غشاوۃ۔ اللہ نے ان کے دلوں پہ مہر لگا دی ہے۔ اور ان کی آنکھوں اور کانوں پہ پردے پڑے ہوئے ہیں۔

گناہ اور شر و فساد کے لئے ہر وقت آمادہ ہیں، ہٹے کٹے ہیں۔ ڈنڈے ہاتھوں میں لئے پھرتے ہیں۔ مگر خدا ان کو دین کے کام کی توفیق نہیں دیتا۔ طاقت ہے، دولت ہے۔ مگر اللہ کی بندگی سے محروم ہیں۔ تو جو اللہ کے موفق ہیں (جن کو توفیق ملی ہے۔) ان کو غرور اور تکبر نہیں بلکہ اللہ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ انہیں توفیق دی وہ دوسروں سے اپنے آپ کو اشرف و اعلیٰ نہ سمجھیں یہ اللہ کا احسان ہے۔ اور جو راہ راست پہ نہیں، ان کی خیرخواہی و بھلائی میں لگے رہیں۔ ان کو ذلیل و حقیر نہ سمجھیں اور کچھ نہ ہو تو ایک کوزہ بھر کر روزہ دار کے سامنے رکھ دیں کوئی مسافر شاید اس سے روزہ افطار کرے ہمارے گاؤں کے ایک روزہ دار نے ایک جگہ مسجد کا ذکر کیا کہ سارے مسجد میں کوزہ تک نہ تھا کہ پانی سے روزہ کھول لیتا تو یہاں تک جب حالت پہنچ جائے تو روزہ کی برکات سے کیا مالا مال ہو سکو گے۔؟

لیلۃ القدر رمضان میں لیلۃ القدر بھی بڑی نعمت ہے۔ جو خدا اور رسول پہ ایمان رکھتے ہیں وہ اسکی حقیقت اور قیمت سمجھتے ہیں۔ حضورؐ فرماتے ہیں کہ اگر اس کا علم ہو جائے تو تمام عمر رمضان رہنے کی التجا کرتے۔ لیلۃ القدر کی رات قیام اور تلاوت میں گذاری تو ہزار مہینوں سے زیادہ ثواب اور درجہ ہے۔

انا انزلناہ فی لیلۃ القدر۔ (ہم نے قرآنِ مجید کو لیلۃ القدر میں نازل کیا۔) گویا ہزار ماہ عبادت کسی نے ۸۳ سال ۴ مہینے شب و روز اللہ کی یاد میں گذارے تو ایک مسلمان اور ایک وہ خوش قسمت جو اس رات کو پائے تو اس کا ثواب پہلے سے زیادہ ہے۔ اس رات ملائکہ حضرت جبرئیل وغیرہ آکر عابدین سے مصافحہ کرتے ہیں۔ علماء نے لکھا ہے کہ اس مصافحہ کی علامت یہ ہے کہ آنسو جاری ہوں، کپکپی طاری ہو، خشوع میں ڈوب جائے، ملائکہ نے تخلیقِ آدم کے وقت خدشہ ظاہر کیا۔ اتجعل فیہا من یفسد فیہا ویسفک الدماء۔ ایسے شخص کو زمین میں خلیفہ بناتا ہے جو فساد برپا کرے گا۔ اور خون بہائے گا۔ خدا نے اس وقت جواب دیدیا اور اب رمضان کی برکت کہ فرشتوں کا سردار جبرئیل علیہ السلام اپنی جماعت کے ساتھ اُتر کر سلام و کلام کرتے ہیں یہ گویا ان خدشات کا فرشتوں کو عملی جواب ہوگا۔

اعتکاف حضورِ اقدسؐ اس مہینہ میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ عشرہ اخیر میں دنیاوی امور سے قطع تعلق کر کے ایک مسجد میں مجرم و گنہگار معافی کے لئے کسی کے در پہ پڑ جائے کہ جب تک بخشش نہ ہو یہاں پڑا رہوں گا۔ پھر ایسے وقت کہ رحمتِ خداوندی بھی جوش میں ہو اس کے در پر مسجد میں پڑا ہوا ہو۔ بیوی بچوں گھر بار کھیتی باڑی کو چھوڑ دیا ہو تو کیا اللہ رب العالمین مجبور نہیں؟ اب بندہ کو محروم جانے دے گا۔؟ اعتکاف کیلئے بہتر یہ ہے کہ مسجد جمعہ (جہاں جمعہ پڑھا جاتے) میں بیٹھ جانا چاہیئے۔ ورنہ جو بھی مسجد ہو، جمعہ کے لئے دوسری مسجد میں بھی جا سکتا ہے۔ فرض، واجب اور سنت میں بھی فرق ہے۔ اعتکاف سنت کفایہ ہے۔ جیسا کہ جنازہ فرض کفایہ ہے کسی نے بھی ادا نہ کیا تو سب گنہگار ہوتے ورنہ سب کا ذمہ فارغ ہوا، اب اگر کسی محلہ میں بھی یہ سنت کفایہ اعتکاف ادا نہ ہوا تو سب تارکینِ سنت ہوتے ورنہ سب کا ذمہ فارغ ہوا۔ دولتمندوں اور صاحبِ استطاعت افراد کو بھی کرنا چاہیئے نہ ہو سکے تو بڑے بوڑھے گھروں میں بیکار بیٹھے رہنے کی بجائے دس دن مسجد میں بسر کر دے۔ تو سب گاؤں اور محلہ کا ذمہ فارغ ہو جائے گا۔ اور سب کو ایسے شخص کا مشکور ہونا چاہیئے اور اسکی خدمت بھی کرنی چاہیئے اس کے لئے شہر اور دیہات کی تخصیص نہیں اس سنت کو ترک نہ کیجیئے بفضلہ تعالیٰ ہماری مسجد میں یہ سنت کئی سال سے ادا کی جاتی ہے۔ زنانہ گھروں میں اپنی نماز کی جگہ ایک گوشہ میں مصلیٰ ڈالدیں اور اعتکاف بیٹھ جائیں۔ اگر کوشش ہو تو یہ سنت زندہ ہو سکتی ہے۔ جس نے سنت زندہ کی اسے سو شہیدوں کا اجر ملے گا۔